مرثیہ:۷

درحالِ حضرت امام حسینؑ

۱

ہے سخت حال قتلِ امامِ فلک جنابؑ
لکھے اگر تو ہوتی ہے مبسوط یہ کتاب
تحریر میں تو شاہؑ کے زخموں کا ہے حساب
تفصیل سے سنے کوئی کس دل کو ہے یہ تاب
تیغوں سے مرتے مرتے نہ مہلت ذرا ہوئی
کعبہ گرا زمین پہ قیامت بپا ہوئی

۲

کیوں آسماں زمیں پہ نہ پھٹ کے گرے بہم
کیوں شق ہوئے پہاڑ نہ اس دم بدرد وغم
کیوں پانی پانی ہو نہ گیا خنجرِ دُو دَم
قاتل کا کیوں نہ ہاتھ ہوا خشک ہے ستم
محشر نہ کیوں بپا ہوا ماتم کے شور سے
دابا شقی نے سینۂ اقدس کو زور سے

۳

بھیجو درود اس تنِ پُرخوں پہ اور سلام
جو ٹکڑے ٹکڑے ظلم کی تیغوں سے تھا تمام
اور ریشِ پاک تھامے سوئے قاتلِ امام
ہوتا تھا ذبح تیغوں سے شاہنشہِ اَنام
آنکھیں تو فاقہ کش کی نقاہت سے بند تھیں
اور وا محمدا کی صدائیں بلند تھیں

۴

اس جاں کنی میں کہتے تھے جب یا علیؑ امام
لکھا ہے راویوں نے کہ ہلتا تھا وہ مقام
پھرتا تھا شاد شاد امیر سپاہِ شام
احوال اہل بیتؑ پہ روتے تھے خاص وعام
ڈیوڑھی پہ بہویں بیٹیاں یوں خاک اڑاتی تھیں
دو بہنیں گھر سے نکلی ہوئی روتی آتی تھیں

۵

اِک بی بی روتے ہوئے آئی برہنہ سر
اور دوسری دریدہ گریباں و نوحہ گر
چلّاتی تھی کہ اے اسداللہ کے پسر
کچھ سوجھتا نہیں کہ ہے مقتل ترا کدھر
بہنیں وداع لاش سے ہونے کو آتی ہیں
حیدرؑ کی بیٹیاں تجھے رونے کو آتی ہیں

۶

آئی معظّمہ کہ جو تھی عاشقِ امامؑ
زینبؑ غریب خواہر شبیرؑ تشنہ کام
اس بے وطن کے لب پہ یہ تھے جانگزا کلام
میری طرف نہ دیکھیو اے ساکنانِ شام
گرتا ہے بھائی ہوش میں، میں نوحہ گر نہیں؟
میں ہوں کہاں گری مجھے اِس کی خبر نہیں

۷

نکلی نہیں جو گھر سے کبھی میں بلا نصیب
لرزاں ہیں ہاتھ پاؤں مرا حال ہے عجیب
بستی بھی ہے ارے کوئی اس دشت کے قریب
ہے کس زمینِ گرم پہ وہ بے کس و غریب
مقتل کدھر ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
کس خاک پر تڑپتا ہے لاشہ حسینؑ کا

۸

شہ کے کراہنے کی جو آنے لگی صدا
ہئے ہئے حسینؑ کہہ کے وہ دوڑی برہنہ پا
جا پہنچی تھی قریب کہ واں کٹ گیا گلا
اٹھا سرِ حسینؑ لئے شمرِ بے حیا
زینبؑ تو سر پٹکنے لگی سر کو دیکھ کر
حضرتؑ کے سر نے رو دیا خواہر کو دیکھ کر

۹

زینبؑ کا اب وہ خاک اڑانا کہوں میں کیا
مقتل سے پیٹتے ہوئے جانا کہوں میں کیا
حضرتؑ کے سر کا اشک بہانا کہوں میں کیا
ڈیوڑھی پہ ذوالجناح کا آنا کہوں میں کیا
زیں سے لہو ٹپکتا ہے تازہ حسینؑ کا
اک حشر تھا کہ ہے یہ جنازہ حسینؑ کا

۱۰

گردن سے کوئی لپٹی تھی کوئی رکاب سے
دامن کوئی لگاتی تھی چشمِ پُرآب سے
کہتا تھا وہ فرس حرمِ بوترابؑ سے
گویا چھٹا میں آج رسالت مآبؐ سے
ماتم کرو کہ دفترِ عالمؑ الٹ گیا
بے کس مرے سوار کا سر تن سے کٹ گیا

۱۱

آتا تھا تیغ کھینچ کے جب شمرِ بے ادب
فرماتے تھے کہ قتل نہ کر مجھ کو تشنہ لب
پیاسے کو ہائے ذبح کیا اس نے ہے غضب
عابد سے کہہ دو لوٹنے آتی ہے فوج اب
جاتا ہوں روندنے سپہِ نابکار کو
روندیں کہیں سوار نہ میرے سوار کو